Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | بدھ ۳۰ شعبان ۱۴۱۰ھ، ۲۸ امان ۱۳۶۹ہش، ۲۸ مارچ ۱۹۹۰ء | نمبر ۷۲

جماعت احمدیہ کے امراء کی قربانیاں

"میں جانتا ہوں کہ بعض امراء بھی ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں جیسے وہ اپنے مال کو ہلاک کرنا چاہتے ہوں۔ اپنی تجارتوں میں سے اتنا اتنا روپیہ نکالتے ہیں کہ دنیا دار کوئی تاجر اس کے تصوّر سے بھی کانپ اُٹھے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۸ مارچ ۱۹۹۰ء ص۲ کالم ۲)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زمانہ جوشِ شباب اور جوانی کا زمانہ ہے ایک ایسا زمانہ ہے کہ نفس امّارہ نے اس کو ردّی کیا ہوا ہے لیکن اگر کوئی کارآمد ایام ہیں تو یہی ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی قرآن شریف میں درج ہے ...... یعنی میں اپنے نفس کو بَری نہیں ٹھہرا سکتا کیونکہ نفس امارہ بدی کی طرف تحریک کرتا ہے۔ اس کی اس قسم کی تحریکوں سے وہی پاک ہو سکتا ہے جس پر میرا ربّ رحم کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کی بدیوں اور جذبات سے بچنے کے واسطے نری کوشش ہی شرط نہیں بلکہ دعاؤں کی بہت بڑی ضرورت ہے نرا زہد ظاہری ہی (جو انسان اپنی سعی اور کوشش سے کرتا ہے) کارآمد نہیں ہوتا۔ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم ساتھ نہ ہو اور اصل تو یہ ہے کہ اصل زہد اور تقویٰ تو ہے ہی وہی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اسی طرح ملتا ہے ورنہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ بہت سے جامے بالکل سفید ہوتے ہیں اور باوجود سفید ہونے کے بھی وہ پلید ہو سکتے ہیں تو اس ظاہری تقویٰ اور طہارت کی ایسی ہی مثال ہے۔ تاہم اس حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حصول کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسی زمانہ شباب و جوانی میں انسان کوشش کرے جبکہ قویٰ میں قوت اور طاقت اور دل میں ایک امنگ اور جوش ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں کوشش کرنا عقلمند کا کام ہے اور عقل اسی لیے اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

○ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء کو مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے عزیزہ ڈاکٹر فریحہ طاہر صاحبہ بنت ڈاکٹر طاہر محمود صاحب ملک کا نکاح عزیز ڈاکٹر رضوان قادر صاحب ابن ڈاکٹر عبد القادر صاحب فیصل آباد سے پڑھایا عزیزہ فریحہ ڈاکٹر عبد الحق صاحب سول سرجن کی پوتی ہیں جو سلسلہ کے قدیمی خادم تھے احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

○ احباب جماعت مردان تمام قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خصوصی حفاظت فرمائے اور اپنی امان میں رکھے۔

○ مکرم محمد خان صاحب آف علی پور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے علیل ہیں۔ ان کی بیگم صاحبہ بھی عرصہ تین چار سال سے شوگر اور مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔

○ مکرم ماسٹر رشید احمد صاحب قمر آف ننکانہ صاحب قریباً ایک ماہ سے بوجہ فالج علیل ہیں۔ بایاں بازو اور ٹانگ حرکت نہیں کر سکتی۔

○ محترمہ مرزا شکور صاحبہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اور نوری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔

○ علیۃ الحیٔ مریم ایف اے کا امتحان دے رہی ہیں ان کے لئے اور تمام احمدی طلباء طالبات کی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۹۰ء بروز جمعرات دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہٰذا اس تاریخ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

بچوں کی اصلاح کا ایک طریق

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"اصلاح کا طریق یہ ہے کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی کے بچے میں نقص ہے تو اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری سے کہو۔ اور پھر سمجھ لو کہ تمہارا کام ختم ہو گیا یا اگر یہ سمجھو کہ جس شخص کے بچوں کے متعلق تمہیں شکایت ہے وہ حوصلے والا آدمی ہے اور وہ بات سُن کر برداشت کرے گا تو اس سے کہہ دو۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے بچوں کا کوئی عیب سُن ہی نہیں سکتے۔ وہ اگر بچے کو چوری کرتے بھی دیکھ لیں تو کہیں گے چونکہ دروازے سے داخل ہونا اس کے لئے خطرناک تھا اس لئے اس نے سینڈھ لگانی شروع کر دی تھی ورنہ اس نے چوری نہیں کی۔ پس جس شخص کے متعلق تم سمجھو کہ وہ برداشت کی طاقت نہیں رکھتا اسے مت کہو اور جس شخص کے متعلق سمجھو کہ وہ برداشت کرے گا اسے کہہ دو کہ اس کے بچے میں یہ نقص ہے اس کے ازالہ کی طرف توجہ کریں۔ اگر اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ، سیکرٹری اور سرپرست کے علاوہ کسی چوتھے شخص کے پاس کبھی کسی شخص کا کوئی عیب بیان کرے گا تو میرے نزدیک وہ مجرم سمجھا جائے گا۔ میں نے دیکھا ہے یہ ایک بہت بڑا عیب ہے جو اصلاح کے نام پر کیا جاتا ہے۔ لوگ اس بہانہ کی آڑ میں کہ ہم تو اصلاح کے لئے دوسرے کے عیب بیان کر رہے ہیں جگہ جگہ دوسروں کی عیب چینی کرتے پھرتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ اگست ۱۹۳۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸ ، امان ۱۳۶۹ ہش — ۲۸ ، مارچ ۱۹۹۰ء

ہم آہنگی کی ضرورت

ہمیں اس سے غرض نہیں کہ کون کیا کرتا ہے ۔ لیکن اس بات کو ہم صرفِ نظر نہیں کر سکتے کہ ہوتا کیا ہے ۔ ہمارا دُکھ اور سُکھ اس سے وابستہ نہیں ہے کہ کس نے کیا فعل کیا ہے ہمارا دُکھ اور سُکھ اس سے وابستہ ہے کہ ہوا کیا ہے ۔ کیونکہ یہی بات جو ہم پر ۔ ہم سب پر ۔ اثر انداز ہوتی ہے ۔ ہمیں اطمینان عطا کرتی ہے ۔ یا ہمارا سکون چھین لیتی ہے ۔ اسی وجہ سے ہم شخصیات پر نظر نہیں رکھتے نہ پارٹیوں اور گروہوں پر ۔ ہماری نظر باتوں اور کام پر ہے ۔

ہمیں نوابزادہ نصراللہ خاں ۔ جو ملک کے سینئر سیاستدان ہیں ۔ کی بات بہت اچھی لگی کہ پہلے پاکستان کو دولخت کر دیا گیا تھا اب یوم پاکستان کو دو لخت کر دیا گیا ہے ۔ کس نے کیا ہے اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں ۔ زید نے کیا یا بکر نے کیا اس کی ہمارے ہاں کوئی اہمیت نہیں ۔ پاکستان میں ہر دھڑکنے والے دل کی یہ آواز تھی ۔ ہے ۔ اور رہے گی کہ ہم سب مل جُل کے کام کریں ۔ اگر الگ الگ پروگرام بنائیں تو صرف ایسی باتوں میں جو ایک دوسرے سے باہمدگر مل کر ملک کی ترقی کا باعث ہوں ۔ مثلاً ایک گروہ ایک خطے کی بہبود کے کام اور دوسرا گروہ دوسرے خطے کی بہبود کا ۔ ہاتھ الگ الگ بھی ہوں تو دِل ایک ساتھ ۔ نوابزادہ نصراللہ خاں نے یقیناً یہ بات نہائت دُکھ کے ساتھ کہی ہے کہ یوم پاکستان کو بھی دو لخت کر دیا گیا ۔ معلوم نہیں ان کے خیال میں ایسا کیوں ہوا ۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ اس کا الزام کسی ایک کے سر تھوپنا چاہتے ہیں یا دوسرے کے ۔ ایسا کرنا نہ ہماری استعداد میں ہے اور نہ ہمارے مفاد میں ۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ کاش وطن پاک کے تمام لوگ مل جُل کر کام کریں ۔ کم از کم ملکی سطح سے تعلق رکھنے والی باتیں تو ہم آہنگی کا مظاہرہ کریں ۔ ملکوں میں طاقت کے اظہار کا تو ایک ہی موقعہ ہوتا ہے جس کا اظہار کچھ نتائج بھی پیدا کرتا ہے اور وہ موقعہ ہوتا ہے انتخاب کا ۔ آگے پیچھے طاقت کا اظہار نہ گروہوں کو فائدہ دیتا ہے نہ عوام الناس کو ۔ البتہ نعرہ بازوں کو گلے کے استعمال کا کچھ موقعہ مل جاتا ہے ۔

ہماری دعا ہے کہ ہم سب مل جُل کر کام کریں ۔ اور ساری دنیا کو بتا دیں کہ ترقی کی رفتار کم ہے یا زیادہ ہم سب ایک ہیں ۔ اور ایک ہی رہیں گے ۔

بات دار و رسن کی کیا کیجے
کربلا اِک سبق ہے سب کیلئے
سوچنے کا تو یہ زمانہ ہے
عقل رکھی ہے تم نے کب کیلئے

ـــــــ ابوالاقبال

مانگے کی زندگی ہے اسے رکھ سنبھال کے
شائد قریب ہوں ترے لمحے وصال کے

ملتا ہے مجھ کو ان سے نسیمِ سحر کا لُطف
صَرصَر ہو یا کہ جھونکے ہوں بادِ شمال کے

مَیں چُپ رہا تو شور مچائے گی خامشی
مَیں اِس کو چُپ کراؤں گا کچھ بول بال کے

تیرا لباس رَہ نہ سکا تیرے جسم پر
یہ کچھ ملا تجھے مری پگڑی اُچھال کے

کوئی بھی سدِّ راہ رکاوٹ نہ بن سکی
پَر لگ گئے ہیں پاؤں کو میرے ، خیال کے

ہر موڑ پر ملے ہیں نئے راہرو مجھے
ہر راہ میں ثبوت ہیں میرے کمال کے

گھوما گلی گلی ، کہیں دستک نہ دے سکا
چرچے ہیں پھر بھی میری فقیرانہ چال کے

جو کچھ ہوا ہے مجھ سے وہ کس سے نہیں ہوا
قصّے ہیں ایک جیسے ہر اک ماہ و سال کے

کچھ لوگ میری گھات میں رہتے ہیں رات دن
یہ سب جواب ہیں مرے اپنے سوال کے

تعلیم تھی نسیم جنہیں اعتدال کی
وہ پرخچے اڑاتے ہیں اب اعتدال کے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم جناب اخوند فیاض احمد صاحب

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

(خالد نومبر ۱۹۶۰ء)

(اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرماتا رہے)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب علم الابدان اور علم الادیان دونوں علوم کے ماہر اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان قدیم عشاق میں سے تھے جنہیں حضور کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حضرت فضل عمر نے ان کے متعلق ۱۹۲۴ء میں فرمایا تھا۔ "ان کے دل میں حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی محبت بلکہ عشق خاص طور پر پایا جاتا ہے اس محبت کی وجہ سے روحانیت کا ایک خاص رنگ ان میں پیدا ہو گیا ہے" (الفضل ۲۳ جولائی ۱۹۲۴ء) مکرم جناب اخوند فیاض احمد خانصاحب نے ذیل کے مضمون میں اس برگزیدہ ہستی اور خدانما شخصیت کے بارے میں اپنے ذاتی تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ اور اس ضمن میں نہایت سادہ زبان میں چند واقعات بھی قلم بند کیے ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضرت میر صاحب نہ صرف حضرت بانی سلسلہ کے ہی عاشق صادق تھے بلکہ حضور کے ادنیٰ غلام سے بھی ان کو خاص الفت و محبت تھی۔

(ادارہ)

میں سات سال کا تھا اور ملتان میں پرائمری سکول میں پڑھتا تھا کہ مجھے حضرت اماں جان اور حضرت ماموں جان کی زیارت کا موقعہ ملا۔ اباجی بسلسلہ ملازمت محلہ وزیر آباد ملتان میں مقیم تھے۔ یہ محلہ ملتان شہر کی قدیم مسلمان آبادی پر مشتمل ہے سیدہ حضرت اماں جان حضرت ماموں جان کے ہاں مظفر گڑھ تشریف لائیں (حضرت ماموں جان ان دنوں مظفر گڑھ میں سول سرجن تھے) مظفر گڑھ میں قیام کے دوران حضرت اماں جان جب ملتان تشریف لاتیں۔ تو ۔۔۔۔۔۔ ہر مرتبہ ہم عاجزوں کے گھر بھی تشریف لاتیں۔ اور ایک مرتبہ حضرت ماموں جان بھی بمع اہل وعیال حضرت اماں جان کی معیت میں تشریف لائے اور ہمارے خاندان اور بعض احباب جماعت کے ساتھ ملتان میں مدفون بزرگوں کے مزاروں پہ گئے۔

اس کے بعد جبکہ ابھی میں چوتھی یا پانچویں جماعت میں تھا۔ اباجی ایک سال کی لمبی رخصت لے کر بمع اہل وعیال قادیان جا کر رہے۔ تو ایک مرتبہ فخرالدین ملتانی کی دکان پر اباجی نے مجھے حضرت ماموں جان کی خدمت میں پیش کیا آپ کے الفاظ کا مفہوم مجھے ابھی تک یاد ہے جو آپ نے اس وقت کہے تھے کہ میں اس کو باپ کی نگاہ سے دیکھوں یا ڈاکٹر کی نگاہ سے۔ چونکہ اباجی میری کمزور صحت کی وجہ سے حضرت ماموں جان کا مشورہ میری صحت کے متعلق چاہتے تھے اس لیے اباجی نے جواب دیا "باپ اور ڈاکٹر دونوں کی نگاہ سے" اور مجھے یاد ہے کہ حضرت ماموں جان نے اپنا ایک کان میرے دل کی جگہ پر لگا کر میرا معائنہ کیا تھا۔

پھر جب میں دسویں جماعت میں قادیان میں پڑھتا تھا اور اباجی ۱۹۳۹ء میں پنشن لے کر قادیان آ گئے۔ اور کچھ عرصہ ہمارے نانا جان خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی کے پہلے مکان میں بمع اہل وعیال مقیم رہے اور پھر ہم سب محلہ دارالفضل میں اپنا مکان بن جانے پہ وہاں آ گئے۔ تو حضرت ماموں جان سے ملاقات کے موقع ملتے رہے۔ ۱۹۴۰ء میں جب میں نے میٹرک پاس کیا اور نہ صرف تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء بلکہ قادیان سنٹر بھر میں اول آیا۔ تو کالج میں داخلے اور مضامین کے انتخاب کے لیے اباجی نے امام جماعت احمدیہ (الثانی) اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت ماموں جان سے مشورے کیے۔

مجھے یاد ہے جب فزکس اور ریاضی کے انتخاب کے متعلق حضرت ماموں جان سے عرض کیا گیا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس انتخاب کو پسند فرمایا ہے تو آپ نے بے ساختہ فرمایا "جو حضور نے فرمایا ہے اسی میں برکت ہے۔"

غالباً ۱۹۴۰ء ہی کا واقعہ ہے کہ میں ملتان سے (کیونکہ ملتان کالج میں داخلہ لیا ہوا تھا) جلسہ سالانہ کے موقع پر خدام الاحمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ میں شامل ہوا۔ مقابلہ بیت اقصیٰ میں تھا اور مقابلہ میں کافی خدام شریک تھے جو علمی قابلیت کے لحاظ سے یقیناً مجھ سے بڑھ کر تھے۔ میری باری آئی۔ میں نے ایک مضمون لکھ کر زبانی یاد کر لیا تھا۔ اور وقت کے مطابق تقریر کے انداز میں وہ مضمون سٹیج پر جا کر دہرایا۔ ابھی میرے بعد بہت سے خدام کی تقریریں ہونی تھیں کہ میں کسی ضرورت سے بیت الذکر کے اندرونی حصہ سے اٹھ کر باہر جانے لگا تو برآمدے میں آتے ہوئے ایک صاحب کے قریب سے گذرا جو محراب کے ستون سے پیٹھ لگائے اور کمبل میں لپیٹے لپٹائے ایسے بیٹھے تھے کہ ان کا چہرہ پوری طرح نظر نہیں آ رہا تھا۔ جوں ہی میں قریب سے گذرا تو مجھے کمبل میں سے حضرت ماموں جان کی آشنا آواز آئی "خوب تھی تمہاری تقریر خوب تھی"۔

اور اس مقابلہ میں اول آنا میں زندگی بھر نہیں بھول سکتا۔

۱۹۴۲ء میں میں نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا اگرچہ اپنے کالج کی کلاس میں سے اول آیا۔ لیکن نمبر بہت اچھے نہیں تھے۔ نتیجہ نکلنے کے بعد ایک دن قادیان میں بازار سے گزر رہا تھا کہ ذرا فاصلے سے آواز آئی "مجھے معلوم ہے تم پاس ہو گئے ہو لیکن میں تمہیں مبارک نہیں دوں گا" میں نے مڑ کر دیکھا تو حضرت ماموں جان مجھ ناچیز سے مخاطب تھے۔ جب میں قریب گیا تو یہی الفاظ دہرا کر فرمایا "کیا تم سمجھتے تھے کہ میں تمہیں بھول جاؤں گا۔ میں تمہارے اباجی سے تمہارے پاس ہونے اور نمبروں کے متعلق پوچھ چکا ہوں میں تو جو بھی اچھا لڑکا قادیان سے نکلتا ہے اس کا خیال رکھتا ہوں اور اس کے والد سے اس کے متعلق پوچھتا رہتا ہوں"۔

میرے اللہ! آپ اس انسان کی اولاد اور نسل پر اپنی بے پایاں برکتوں کا نزول فرمائیے جو جماعت کے نوجوانوں کا اتنا درد اپنے دل میں رکھتا تھا۔

ان دنوں میری بڑی ہمشیرہ بشریٰ خانم سول ہسپتال امرتسر میں زیر علاج تھیں۔ اور ہمارا نصف خاندان (بمع اباجی و میرے) قادیان سے منتقل ہوا تھا۔ امرتسر ہسپتال میں داخل ہونے سے قبل ہمشیرہ حضرت ماموں جان کے زیر علاج قادیان میں رہی تھیں۔ اس لیے جب بھی امرتسر سے قادیان آنے کا موقع ملتا میں حضرت ماموں جان کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ ہمشیرہ کی حالت کے متعلق عرض کرتا اور آپ اپنے قیمتی مشورہ سے مستفید فرماتے۔

ایک مرتبہ میں انسٹی ٹیوٹ آف الیکٹریکل انجینئرز کے امتحان میں شریک ہوا۔ ایک حصہ میں پاس ہو گیا۔ اور دوسرے حصہ میں پاس نہ ہوا۔ اس کے بعد حضرت ماموں جان سے ملاقات کے لیے حاضر ہوا وہ اباجی سے نتیجہ کے متعلق دریافت فرما چکے تھے۔ لیکن مجھ سے پوچھا جبکہ لہجہ میں محبت اور ہمدردی تھی۔ "پاس ہو گئے ہو؟" پھر فرمایا "تمہارے پاس نہ ہونے کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ تم نے بنیادی مضمون کو ہی نہ سمجھا ہو" نوجوانوں پر حسن ظنی اور ان کی حوصلہ افزائی اور دلجوئی کی عظیم الشان مثال آپ کے یہ الفاظ پیش کرتے ہیں۔ پھر میرے عرض کرنے پر کہ سلیبس عین امتحان کے قریب تبدیل ہو گیا (کم از کم ہندوستان کے امیدواروں کو دیر سے اس تبدیلی کا علم ہوا تھا) نئے سلیبس کے مطابق خاص تیاری امتحان سے پہلے نہ ہو سکی۔ اس لیے کم امتحانی سوال مجھ سے حل ہو سکے۔ آپ نے اطمینان کا اظہار فرمایا۔

میرے اباجی اخوند محمد اکبر خان کو ذیابیطس کی تکلیف تھی غالباً ۱۹۳۰ء میں انہیں (جب کہ ہم ملتان میں رہتے تھے) گردن پہ کاربنکل نکلا تھا۔ اس پھوڑے کا اپریشن حضرت ماموں جان سے مظفر گڑھ میں جا کر کرایا گیا تھا۔ پھر ۱۹۴۶ء میں اباجی کو گردن پہ قادیان میں پھوڑا نکلا۔ اور بخار ہوا۔ بڑھاپے کی وجہ سے اباجی سخت کمزور ہو گئے میں روزانہ حضرت ماموں جان کی خدمت میں ان کے مکان "الصفہ" پر حاضر ہو کر اباجی کی کیفیت عرض کرتا اور مشورہ چاہتا۔ ایک روز فرمایا کہ کسی دن صبح کے وقت مکان پہ آ کر دیکھوں گا۔ چونکہ آپ ان دنوں دھوپ میں باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ اس لیے دوسرے روز ہی قریباً نماز فجر کے بعد ہمارے دروازے پہ دستک ہوئی۔ میں باہر آیا تو حضرت ماموں جان کھڑے تھے۔ فرمایا "ایک پیالے میں گرم پانی پوٹیشیم پاؤڈر ڈال کر اور کچھ ڈاکٹری روئی تیار کر کے اپنے اباجی کے پاس رکھوا دو۔ پانچ منٹ کے بعد مجھے اندر بلا لو۔ اتنی دیر میں باہر ٹہلتا ہوں"۔ ہم نے جلدی سے سب کچھ ٹھیک کیا۔ آپ مجھے ہدایت دیتے گئے کہ یوں پٹی کھولو۔ یوں پھوڑے پر سے لگی ہوئی دوائی صاف کر دو۔ اس کے بعد انگلی سے پھوڑے کو دبا کر دیکھا۔ اور مجھے کہا کہ اب پٹی باندھ دو۔ بعد میں باہر تشریف لا کر مجھے فرمایا کہ یہ کاربنکل ہے اور اس کا اپریشن کرانا ہو گا۔ چونکہ کمزوری بہت ہے اس لیے صرف اوپر سے چیرا دے دینا چاہیے اور کاربالک گلیسرین لگا کر T/T F کو کھلا دینا چاہیے۔ اس کے بعد آپ تشریف لے گئے میں نے مناسب رنگ میں اباجی سے ذکر کیا۔ اور پوچھا کہ کیا لاہور یا امرتسر چل کر اپریشن کروائیں گے تو

باقی صفحہ ۵ کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔سین

کمیونزم کی غربت

کمیونزم کا دعویٰ تو یہ تھا کہ اکٹھے کمائیں گے اکٹھے کھائیں گے اور سب ایک جیسی اچھی اچھی زندگی بسر کریں گے۔ لیکن یہ بات ہی نہیں اس وقت روس کی آبادی کا ۱۵ فی صد یعنی چار کروڑ دس لاکھ انسان ایسی غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں جسے صحیح معنوں میں غربت کہا جا سکتا ہے۔ اور ان کی اکثریت جنوبی ریپبلکس میں رہائش پذیر ہے۔ لٹویا لیتھوانیا اور اسٹونیا میں ــــ لوگ غریب تو ہیں لیکن بعض دوسرے علاقوں سے ان کی تعداد نسبتاً کم ہے۔ یہ تین ریاستیں ایسی ہیں جو ۱۹۴۰ء میں سٹالن اور ہٹلر کے درمیان ایک معاہدے کے نتیجے میں روس کے ساتھ ملحق کی گئی تھیں۔

یہ بات ایک ایسے تجزیاتی مطالعے میں بتائی گئی ہے۔ جس کا نام BELOW THE LINE رکھا گیا ہے۔ یعنی جو ایک خط یا ایک حد سے نیچے ہیں۔ اس میں بہت سے واقعات درج کئے گئے ہیں جن میں انفرادی طور پر لوگوں کی غربت بیان کرنا مقصود ہے۔ ایک ماں اپنی کہانی سناتی ہے ایک معذور اپنے حالات بیان کرتا ہے۔ اور ایک ایسا خاندان جس کے افراد کی تعداد سات ہے۔ اپنی غربت کا کھل کر ذکر کرتے ہیں۔ اس میں تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں اور تصاویر میں بوڑھی عورتوں کو سستے دانے کھاتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ایک اور تصویر میں ڈسٹ بن میں سے روٹی کے ٹکڑے تلاش کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ایک تصویر میں نوجوان عورتیں اور بچے ایک نہایت ناپسندیدہ جگہ پر کچن بنا کر اپنے لئے کھانا تیار کر رہے ہیں یہ تجزیاتی رپورٹ ولیڈ میر گوری وچ (VALID MIR GURYEVICH) نے تیار کی ہے۔ اور اس میں کہا گیا ہے کہ ۸ کروڑ انسان ایسے ہیں جن کی ماہوار آمد ۷۸ روبل یعنی ۱۲۵ ڈالر سے کم ہے۔ یہ ۱۲۵ ڈالر سرکاری طور پر غربت کی علامت ہے عام طور پر شہری علاقوں میں روسیوں کی ماہوار آمد ۲۵۰ روبل یا [illegible] امریکی ڈالر ہے۔ جس میں سے نصف ان کی خوراک پر خرچ ہو جاتا ہے کرائے نہایت کم ہیں۔ لیکن وہ اس لئے کہ حکومت کرائے کی ادائیگی میں مدد دیتی ہے۔ یہ تجزیاتی رپورٹ روس کو بدنام کرنے کے لئے نہیں بلکہ یہ بتانے کے لئے تیار کی گئی ہے کہ میخائل گورباچوف جو اصلاحات کا پروگرام لے کر سامنے آئے ہیں انہیں کتنی مشکلات پیش ہوں گی۔

ایک صحافی کی موت

۳۱ سالہ فرزاد بازوفت انگریزی برطانوی ہفت روزہ آبزرور کا نمائندہ ہے۔ ہے تو ایرانی لیکن جلاوطن اور اب اس کے پاس برطانوی سفری کاغذات ہیں۔ گذشتہ انتخابات کے سلسلے میں عراق نے اسے اپنے ہاں بلایا تھا۔ ستمبر میں ایک دھماکہ ہوا۔ اور اس دھماکے کے سلسلے میں فرزاد نے تحقیق شروع کر دی لیکن اسے جاسوسی کے الزام میں گذشتہ ستمبر میں گرفتار کیا گیا۔ اور مقدمہ چلانے کے بعد اسے موت کی سزا سنائی گئی۔ برطانوی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ان پر اس فیصلے سے دہشت طاری ہو گئی ہے۔ آبزرور کے ایڈیٹر ڈونلڈ ٹریلفورڈ (TRELFORD) نے دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ سے اپیل کی ہے کہ وہ عراق کے ساتھ اس وقت تک رابطہ منقطع کر دیں جس وقت تک کہ عراق اس سزا کو منسوخ نہیں کر دیتا۔ فرزاد کے ساتھ ایک برطانوی نرس اور ایک عراقی باشندے کو بھی سزائیں دی گئی ہیں۔ یہ سزائیں لمبی مدت کی قید ہے دھماکہ السکندریہ کے فوجی کمپلیکس میں ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ فرزاد نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے کہ وہ اسرائیل کے لئے جاسوسی کر رہا تھا۔ ایسا اس نے سات ہفتے کی تفتیش اور قید تنہائی کے بعد کیا۔ فرزاد کی سزا کو منسوخ کروانے کی خاطر مسز مارگریٹ تھیچر نے صدر صدام حسین کو ایک ذاتی پیغام بھیجا جس میں رحم کی اپیل کی گئی۔ وزارت خارجہ بھی ایک وفد عراق بھیج رہی ہے۔ تاکہ وہاں کی حکومت کے ساتھ اس سلسلے میں گفت و شنید کی جا سکے۔ (اس خبر کو احاطہ تحریر میں لانے کے ایک دو دن ہی بعد فرزاد کو پھانسی دے دی گئی)

ہائٹی کی صدر

مسز مارگریٹ تھیچر برطانیہ کی وزیر اعظم ہیں۔ مس بے نظیر بھٹو پاکستان کی وزیر اعظم ہیں۔ مسز کوری زون اکینو فلپائن کی صدر ہیں اور اب ہائیٹی کی صدر بھی ایک خاتون ہیں۔ ان کا نام ہے۔ ہرٹا پاسکل ٹراگی لاٹ (HERTA PASCALE TROUILLOT) صدر ہرٹا جلاوطن رہنما جنرل پراسپر ایورل کی جگہ صدر بن رہی ہیں ان کی نامزدگی کو جنرل ابیر لڈ ابراہام نے منظور کیا تھا۔ پورٹا پرنس میں ابھی تک حالات درست نہیں ہیں۔ چیزیں دوکانوں میں سے چھینا جھپٹی کے ساتھ لی جا رہی ہیں۔ اور لوٹنے کے لئے گروہوں کے گروہ ادھر ادھر گھومتے نظر آتے ہیں۔ اور نہ صرف چیزوں پر ہاتھ صاف کیا جا رہا ہے بلکہ کہتے ہیں کہ ۲۰ کے قریب اس تشدد میں اشخاص مارے گئے ہیں۔ اسکی بنیادی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ جنرل ایورل نے استعفیٰ دیا تو بعض لوگوں نے لوٹ مار شروع کر دی۔ نئی صدر کے متعلق لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ بات یقین کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی کہ وہ کب تک صدارت کے عہدے پر فائز رہیں گی جنرل ابراہام نے یقین تو دلایا ہے کہ وہ نئی حکومت کے ساتھ تعاون کریں گے اور ان کے اختیارات میں کوئی فرق نہیں آنے دیں گے۔ لیکن چونکہ فوج پر ان کا اپنا کنٹرول کوئی زیادہ مضبوط نہیں ہے۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ حالات کیا رخ اختیار کریں گے۔

مسز تھیچر کی مقبولیت۔؟

جب سے مسز مارگریٹ تھیچر، وزیر اعظم برطانیہ کے چانسلر آف ایکسچیکر مسٹر نجل لاسن نے گذشتہ اکتوبر میں استعفیٰ دیا ہے مسز تھیچر کی مقبولیت کم سے کم تر ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وزیر اعظم کی پارٹی (کنزرویٹو) میں اب یہ رجحان بڑھ رہا ہے کہ آئندہ الیکشن جو ۱۹۹۲ء کے وسط میں ہوں گے ان سے پہلے پہلے مسز تھیچر کو وزارت عظمیٰ کا عہدہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض کابینہ کے وزیر اس کوشش میں مصروف ہیں۔ کہ مسز تھیچر کو اس کے عہدے سے الگ کیا جائے۔ اگرچہ مسز تھیچر نے سکاٹ لینڈ سے واپس آکر ان تمام رپورٹوں کو بے معنی قرار دیا ہے۔ اخباروں نے جو اندازے لگائے ہیں ان کے مطابق کنزرویٹو پارٹی کے پارلیمانی ممبروں میں سے ۱/۳ کا یہ خیال ہے کہ مسز تھیچر کو استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ بے شک اس بات کو درست نہ سمجھا جائے لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مسز تھیچر کے لئے یہ مشکل وقت ہے۔ وہ اپنی پارٹی کے مورال کو بلند کرنے میں کامیاب نہیں ہو رہیں اور جن ووٹروں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا ہے ان کو واپس لانا بھی مشکل ثابت ہو رہا ہے ایک اندازہ تو یہ بھی کہتا ہے کہ ۷۶ء ۸۳ فی صد اس کے خلاف ہو گئے ہیں بہر حال کنزرویٹو پارٹی کا خیال ہے کہ ۱۱ سال تک وزیر اعظم رہنے کی وجہ سے وہ ایک ناقابل برداشت ذمہ داری بن گئی ہیں۔ لیبر پارٹی کے مقابلے میں اب کنزرویٹو کو صرف ۹ فی صد برتری حاصل ہے اور جہاں تک مسز تھیچر کا تعلق ہے۔ گذشتہ ۶ ماہ میں ان کی مقبولیت بہت ہی کم ہو گئی ہے۔

اوورسیز امپورٹ فیئر جرمنی

۱۹۶۴ء میں پہلی دفعہ جرمنی میں اوورسیز امپورٹ فیئر منعقد کیا گیا تھا۔ اس سال اگست ۲۹ سے یکم ستمبر تک ۲۸ واں فیئر منعقد کیا جائے گا۔ اس میں شمولیت کے لئے درخواست کا فارم کراچی میں قونصلیٹ جنرل فیڈرل ری پبلک آف جرمنی سے مل سکتا ہے۔ یہ فیئر حکومت اور بعض دیگر تنظیموں کے باہمی اتحاد سے لگایا جاتا ہے۔ مقصد اس میلے کا یہ ہے کہ بیرونی ممالک سے جن چیزوں کی درآمد کی ضرورت ہے وہ بیرونی ممالک کے صناع اور تاجروں کو معلوم ہونی چاہئیں۔ اس میلے میں تقریباً ۸۰۰ شرکاء تو بلا واسطہ شرکت کریں گے اور ۵۰۰ ان کے علاوہ کسی نمائندگی کے ذریعے موجود ہوں گے اور یہ سب پسماندہ دنیا کے ساتھ ۶۵ ممالک سے تعلق رکھنے والی ہوں گی۔ یہ میلہ یا اسے نمائش کا نام دے لیجئے کسی ایک صنعت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ ہر وہ چیز جو کوئی ملک برآمد کرنی چاہتا ہے وہ اس موقع پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کے لئے رکھی جا سکتی ہے اور ایک سیکشن میں فروخت کے لئے بھی پیش کی جا سکتی ہے۔ سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ صنعت کار خود وہاں موجود ہو تاکہ وہ مارکیٹ کے جذبات کو سمجھ سکے اور صحیح معنوں میں ضرورت کے مطابق اپنی چیزیں برآمد کر سکے۔ اس فیئر (FAIR) کے دو حصے ہیں ایک تجارت کا حصہ جو بڑا حصہ کہلا سکتا ہے۔ سیلز کا حصہ ہے اس سیلز کے حصے میں صنعتکار یہ محسوس کر سکیں گے کہ ان کی چیزوں کو لوگ کس حد تک خریدنے کے لئے تیار ہیں۔ تاکہ وہ اسی کے پیش نظر اپنی صنعت کو برآمد کریں۔ اگرچہ اصل مقصد تو یہ ہے کہ صنعتکاروں کو یہ پتہ چل سکے کہ کونسی چیز کتنی مقدار میں وہ جرمنی برآمد کر سکتے ہیں لیکن تجربے سے پتہ چلا ہے کہ جو صنعتکار اپنی اشیاء اس نمائش میں رکھتے ہیں بعض اوقات وہ آپس میں بھی معاہدے کر کے اپنی تجارت کو فروغ دیتے ہیں۔ یعنی جو لوگ باہر سے آتے ہیں ان کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے اور جرمنی کو تو انہوں نے جو کچھ بھیجنا ہے وہ بھیجنا ہی ہے یہ ممالک آپس میں بھی درآمد اور برآمد کا انتظام کر لیتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ فیئر عالمی حیثیت رکھتا ہے اور صنعتکاروں کے لئے نہایت مفید ہے۔

کویت میں شادی

کویت کے امیر شیخ جابر الاحمد الصباح نے بنکوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر ایسے کویتی مرد کو جو کویتی عورت سے شادی کرے ۳۴۰۰ ڈالر تحفے کے طور پر دے اور ۶۸۰۰ ڈالر نقد قرض کے طور پر۔ مقصد یہ ہے کہ کویتی مرد کویتی عورتوں سے شادی کریں اگر کسی کویتی نے کسی غیر کویتی عورت سے شادی کی ہوئی ہو۔ اور وہ کویتی عورت سے شادی کرنا چاہے تو وہ بھی اس رقم کیلئے درخواست دے سکتا ہے۔ لیکن ایسا وہ صرف ایک دفعہ کر سکتا ہے۔ امارات میں ۱۸ لاکھ کی آبادی ہے جن میں سے ۷ لاکھ کویتی ہیں۔ باقی تمام کے تمام لوگ عرب ریاستوں سے یا ہندوستان پاکستان اور مغربی ممالک سے آکر وہاں ملازمت یا مزدوری کرتے ہیں۔ حکومت اس بات کی اب حوصلہ افزائی کرنا چاہتی ہے کہ کویتی مرد صرف کویتی عورتوں سے شادی کریں۔ یہ قانون ۱۹۸۶ء میں منظور کیا گیا تھا اور اس خواہش کا اظہار کیا گیا تھا کہ سال ۲۰۰۰ء تک کویتیوں کی آبادی میں ۵۰ فی صد اضافہ ہو جائے

بقیہ: ص ۳ سے آگے

وہ کہنے لگے کہ قادیان سے باہر اب بالکل نہیں جاؤں گا حضرت میر صاحب سے عرض کرو کہ وہ خود میرا اپریشن کریں۔ حضرت ماموں جان ان دنوں اپریشن کرنا چھوڑ چکے تھے آپ نے فرمایا ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے اپریشن کرا لو....... لیکن اباجی نے دوبارہ مجھے آپ کی خدمت میں بھجوایا کہ قادیان سے باہر نہ جاؤنگا۔ اور اگر اپریشن کراؤں گا۔ تو آپ ہی سے۔ یہ شام کا وقت تھا۔ چند لمحے سوچ کر مجھے فرمایا "ابھی نور ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب سے کہہ دو کہ صبح سات بجے اپریشن روم میں اپریشن کا سامان تیار ہو۔ اور ایسا انتظام کرو کہ اس وقت سے پہلے تمہارے اباجی اپریشن ٹیبل پر لیٹے ہوں۔ اور تم یہاں آکر مجھے اپنے ساتھ لے جانا میں تیار ہوں گا"۔ چنانچہ اسی رات میں نے نور ہسپتال میں ایک فیملی کوارٹر ریزرو کرا لیا۔ اور انچارج ڈاکٹر صاحب سے مل کر صبح کے متعلق تمام کارروائی کا پروگرام بنا لیا۔

صبح جبکہ اباجی کو سٹریچر پر ڈال کر ہسپتال پہنچا دیا گیا اور اپریشن روم میں سات بجے سے قبل ہی تمام تیاری مکمل ہو گئی۔ میں حضرت ماموں جان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ "ناصری گنج" کے عقب والے صحن میں ٹہل رہے تھے مجھے دیکھتے ہی دریافت فرمایا کیا تیاری مکمل ہو گئی۔ اور میری طرف سے اثبات میں جواب ملنے پر غسل خانے میں جا کر ہاتھ دھوئے اور سیدھے اپریشن روم کی طرف میرے ساتھ روانہ ہو گئے۔ راستے میں کافی لوگ ملے جو مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھاتے لیکن آپ دور سے ہی انکو مصافحہ سے منع کر دیتے۔ اور فرماتے "میں اپریشن کرنے جا رہا ہوں اور گھر سے ہاتھ دھو کر چلا ہوں۔ اس لیے ہاتھ نہیں ملاؤں گا"۔

اپریشن روم میں جب پہنچے تو خلاف توقع اباجی کو ابھی وہاں نہیں لایا گیا تھا۔ آپ نے استفہامیہ رنگ میں میری طرف دیکھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اسی وقت اباجی کو پیشاب کی حاجت ہوئی اور اپریشن ٹیبل پر لانے سے پہلے قریبی کمرے میں پلنگ پر لٹا کر ان کو فراغت کرا دی گئی تھی بہر حال اسی وقت اباجی اپریشن ٹیبل پر لٹا دیئے گئے اور آپ نے جلد کو بے حس کرنے کے بعد پھوڑے کا منہ فوراً کھول دیا۔ چند منٹ کے بعد ہی آپ اپریشن روم سے باہر آگئے اور مجھے آواز دے کر بلایا

فرمایا۔ "پھوڑے کا منہ میں نے کھول دیا ہے کاربالک گلیسرین لگاتے رہو تاکہ مواد جو جما ہوا ہے پگھل پگھل کر نکل جائے۔ لیکن ان کو ایسی خوراک دو کہ ان کی کمزوری دور ہو جائے"۔

قریباً دس بارہ روز ہم لوگ نور ہسپتال میں ہی رہے اور آپ دوسرے تیسرے روز دریافت حال کے لیے ہسپتال میں تشریف لاتے رہے۔

چند روز ہسپتال میں ٹھہرنے اور اباجی کی کمزوری کی حالت سنبھلنے کے بعد ہم لوگ اپنے مکان میں اباجی کو لے گئے اور میں روزانہ حضرت ماموں جان کی خدمت میں حاضر ہو کر اباجی کی حالت سے ان کو مطلع کرتا تھا۔

ایک روز درد کو مٹانے والی دوائیوں کے سلسلہ میں آپ نے ایک دوائی کا نام لیا۔ اور فرمایا "تم اپنی ہمشیرہ کو بھی یہی دوائی دیتے تھے"۔ ہمشیرہ کو فوت ہوئے چار پانچ سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ اور بہت تھوڑا وقت وہ آپ کے زیر علاج رہی تھیں۔ لیکن آپ کے ذہن میں گزشتہ واقعات کی یاد قائم تھی اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے مخلص احباب اور ان کے خاندان کے افراد کا کتنا خیال رکھتے تھے۔

ایک دفعہ جب اباجی کے لیے خاص دعا کے لیے میں نے عرض کیا تو فرمایا۔ "وہ تو میرے بہت پرانے ملنے والے ہیں۔ ان کے لیے تو میں دوسرے احباب کو بھی دعا کے لیے کہتا رہتا ہوں"۔

انہی ایام میں میں ایک مرتبہ "الصفہ" میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو قریباً دوپہر کا وقت تھا آپ نے مجھے اندر بلوایا۔ غالباً لکڑی کے ایک پلیٹ فارم پر پلنگ بچھا تھا جس پر آپ لیٹے ہوئے تھے اباجی کی حالت بیان کرنے کے بعد میں نے ایک خواب بھی آپ کو سنائی جو حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب کے بارہ میں تھی اس پر آپ بہت دیر تک اپنے چھوٹے بھائی (جو جماعت احمدیہ کے نہایت ممتاز عالم اور بزرگ تھے) کا ذکر ایک گونہ محویت کے عالم میں نہایت ہی محبت اور درد کے ساتھ فرماتے رہے آپ نے ان کے ذاتی محاسن کے علاوہ ان عظیم الشان خدمات کا بھی ذکر فرمایا جو مختلف اوقات میں وہ سلسلہ احمدیہ کی بجا لاتے رہے تھے۔

ایک مرتبہ آپ نے میری موجودگی میں اباجی کو فرمایا کہ خان بہادر غلام محمد گلگتی صاحب سے آپ نے پوچھا کہ ان کو اپنے دامادوں میں سے کون سب سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔ تو انہوں نے کہا "محمد اکبر" (یعنی میرے اباجی) یہ واقعہ سنا کر فرمانے لگے "مجھے بہت خوشی ہوئی میں نے سوچا کہ آدمی کی نیکی اثر کئے بغیر نہیں رہتی"۔

اوپر کے تمام واقعات سے ثابت ہے کہ آپ ایک سچے اور پاکباز انسان تھے۔

اپنی عمر کے آخری ایام میں آپ نے اپنے مکان کی جنوبی سمت "ناصری گنج" کے نام سے دو کانیں تعمیر کرائیں۔ اس عمارت کی پیشانی پر ایک پتھر نصب ہے۔.....

آپ کی وفات سے چند ہی روز قبل قادیان میں ہمارے کنبہ کے ایک فرد نے خواب میں دیکھا کہ بیت اقصیٰ کے صحن کے مغرب میں جو برآمدہ ہے۔ اس کے قریب وسط میں ایک پلنگ پر سفید پاکیزہ بستر بچھا ہے اور آپ پہلے تو اس پلنگ کے قریب ایسے کھڑے نظر آتے ہیں جیسے بستر میں لیٹنا چاہتے ہوں۔ اور چند لمحوں کے بعد آپ اس بستر پر لیٹے ہوئے محو خواب نظر آتے ہیں۔

آپ کا خط ملا

محمد احمد جامی ویمبلے لندن سے لکھتے ہیں:۔

آپ واقعی تحسین کے حقدار ہیں کہ آپ نے الفضل میں نئی روح پھونک دی ہے آپ نے وقت کے تقاضوں کو خوب سمجھا ہے۔ آپ نے اسے جلا بخشی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دور میں آپ کو یہ عظیم ذمہ داری سونپی ہے۔ الٰہی جماعتوں میں خدام کی کمی نہیں ہوتی۔ مگر بعض موقعوں پر اللہ تعالیٰ آپ ایسے لوگوں کو ممتاز خدمت دین کا موقع دیتا ہے۔ "الفضل" پر پابندی کے دنوں میں شدید کمی محسوس ہوتی رہی اگرچہ حالات کے تقاضے ہمارے لئے خوب ہیں۔ مگر پھر بھی "الفضل" نہ ملنے سے ایک تشنگی کا احساس رہتا تھا آپ کے اس دور میں "الفضل" نے نہ صرف تشنہ کامی کا ازالہ کر دیا ہے۔ بلکہ ہر نوع کے قاری کیلئے اسے دلچسپ بھی بنا دیا گیا۔ نظم و نثر میں آپ کا قلم خوب جولانیاں دکھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ اس خدمت کو تادیر بجا لانے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ دعاؤں میں یاد فرماتے رہا کریں۔ "الفضل" کے لئے ایک نعت پیش کر رہا ہوں۔ امید ہے غریب الدیار کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

محمد احمد جامی لندن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرویو

یوسف سہیل شوق

الٹراساؤنڈ کیا ہے؟

الٹراساؤنڈ سپیشلسٹ مکرم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب سے ایک گفتگو

ربوہ کے محلہ دارالنصر غربی میں پہاڑی کے دامن میں رنگ برنگے پھولوں خوبصورت پودوں اور رفسا قسم کے درختوں میں گھری ہوئی ایک خوبصورت کوٹھی واقع ہے۔ کسی وقت یہ جگہ شعر وادب اور علم وفن کا مرکز تھی اور یہاں پر محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب شعر اور سائنس کا حسین امتزاج برپا رکھتے تھے۔ چند سال قبل یہ خوش نوا بلبل ہمیشہ کیلئے خاموش ہوگئی۔ اب یہاں پر ان کے فرزند مکرم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب نے امریکہ سے اعلیٰ تربیت پانے کے بعد الٹرا ساؤنڈ کلینک کھولا ہوا ہے۔ جو ربوہ میں اپنی نوعیت کا واحد کلینک ہے۔ اس قسم کی مشین پاکستان میں صرف شیخ زید ہسپتال لاہور میں نصب ہے۔ اگرچہ الٹراساؤنڈ مشین اب کوئی اجنبی چیز نہیں رہی۔ تاہم اس مشین کی کارکردگی اور استعمال جاننے کے لئے ہم نے مکرم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب سے ایک گفتگو کی۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے بتایا کہ قریباً نصف صدی سے الٹراساؤنڈ کا ایک پرانا نظام رائج تھا اس کے مطابق جسم کے کسی اندرونی حصے کی تصویر لی جاتی تھی اور پھر اسے ڈیویلپ کر کے اس کو استعمال کیا جاتا تھا۔ مگر اب گذشتہ چند سال سے طب کے میدان میں سائنس کی ترقی سے ایک نیا باب کھل گیا ہے۔ اب ایسی جدید مشینیں جابجا نصب ہوگئی ہیں۔ جس کے ذریعے جسم کے اندر کے حصوں کی متحرک تصویر دیکھ لی جاتی ہے۔ مختلف پہلوؤں سے اور مختلف انداز سے جسم کا کوئی حصہ ایسے واضح طور پر دیکھ لیا جاتا ہے جس طرح ہم اپنی آنکھوں کے سامنے کوئی چیز دیکھ رہے ہوں۔ اس سے بہت سی چیزوں کے بارے میں ڈاکٹر بالکل یقینی رائے قائم کر سکتا ہے۔ جب کہ اس سے قبل متعدد قسم کے ٹسٹوں کے باوجود حتمی یعنی سو فیصدی رائے قائم کرنا مشکل تھا مثلاً اسکے ذریعے جگر، پتے، گردے مثانے میں موجود پتھری نظر آجاتی ہے۔ حاملہ عورتوں کے بچے کی ہوبہو تصویر سامنے آجاتی ہے۔ جس سے حمل کے دوران بچے کی نشوونما کے بارے میں اندازہ سے قائم کرنے کی بجائے واضح صورت کا پتہ چل جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ بچہ کس جگہ ہے۔ بچہ زندہ ہے یا نہیں اسکی ہڈیوں اور دیگر جسمانی نشوونما کا واضح پتہ لگ جاتا ہے۔ اور بہت سے ایسے مسائل کا پیدائش سے پہلے ہی پتہ لگا کر اس کا علاج کر لیا جاتا ہے جن کا پیدائش کے بعد علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ بچہ کے دل کی دھڑکن اسکی رفتار معین طور پر پتہ چل جاتی ہے۔ بچے کی جنس کا پتہ چل جاتا ہے۔ اس کے علاوہ عورتوں کی جملہ اندرونی بیماریوں کا پتہ چل جاتا ہے۔ بچہ دانی کی بیماریوں کی صحیح تشخیص ہو جاتی ہے۔ خصوصاً بچہ پیدا نہ ہونے کے بارے میں علاج کیلئے اس سے بہت مدد مل جاتی ہے۔

اس کے علاوہ پیٹ کے اندر دیگر اعضاء جگر، پتہ۔ لبلبہ۔ گردے مثانہ وغیرہ صاف نظر آجاتے ہیں۔ ان کی ہر قسم کی بیماری کا پتہ لگ جاتا ہے۔ پیٹ میں پانی پڑ جائے۔ یا پنکچر ہو جائے۔ اسکے علاوہ جسم کے کسی بھی حصے میں کسی بھی قسم کی CYST یا ٹیومر کی موجودگی کا پتہ چل جاتا ہے۔ اسکے علاوہ بچوں میں خصوصاً سر کی بیماریاں جن کا پہلے سال کے اندر شافی علاج ممکن ہوتا ہے۔ ان کا پتہ چل جاتا ہے۔ مختلف گلینڈز، سینہ، بازو وغیرہ میں کوئی پرابلم ہو اس کا پتہ چل جاتا ہے۔

دل کے امراض کی تشخیص کے لئے الٹراساؤنڈ سے بہت مدد ملتی ہے۔ دل کے والوز کی کارکردگی اس سے صاف نظر آتی ہے۔ دل کا سکڑنا اور پھر پھیلنا مختلف زاویوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ بے شمار بیماریاں ایسی ہیں جن میں الٹراساؤنڈ سے مدد لی جاتی ہے اور سو فیصدی نتیجے پر پہنچا جا سکتا ہے۔ جسم کے اندر کسی عضو کا سائز کیا ہے۔ یہ معین طور پر بتایا جا سکتا ہے۔

الٹراساؤنڈ کی یہ مشین آواز کے اصول پر کام کرتی ہے۔ اس میں آواز کی انتہائی طاقتور لہریں خارج ہوتی ہیں جو جسم کے اندر جاکر اور جسم کے متعلقہ حصوں سے ٹکرا کر واپس آتی ہیں اور کمپیوٹر اسے ایک متحرک تصویر میں تبدیل کر دیتا ہے اور آپ اس مشین کے سامنے لیٹے ایک چھوٹی سی سکرین پر اپنا دل دھڑکتا دیکھ سکتے ہیں۔ مائیں اپنا بچہ دیکھ سکتی ہیں۔ کبھی کبھی بچہ ماں کے پیٹ میں انگوٹھا چوستا ہوا نظر آجاتا ہے۔ آواز کی یہ نہایت تیز رفتار اور حساس لہریں ہڈی اور ہوا میں نہیں گذر سکتیں۔ اس وجہ سے پتھری یا کسی CYST کا پتہ آسانی سے لگ جاتا ہے۔ لیکن آنتوں کا عمل اس سے دیکھنا ممکن نہیں ہوتا بظاہر یہ مشین آواز کی لہریں پیدا کرتی ہے لیکن ان لہروں کی شدت اور نوعیت ایسی ہے کہ انسانی کان ان کو سن نہیں سکتا۔

ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ الٹراساؤنڈ سسٹم کا کوئی معلوم سائیڈ ایفیکٹ نہیں ہے۔ یعنی اس کے استعمال سے جسم پر کوئی برا اثر مرتب نہیں ہوتا۔ ہر قسم کے مریض اور ہر عمر کے مرد، عورت بچہ یا بوڑھا سب اس سے یکساں طور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ مشینیں نہایت مہنگی ہیں اور لاکھوں روپے کے خرچ سے دستیاب ہوتی ہیں۔ الٹراساؤنڈ کروانے کیلئے خاص طور پر حاملہ عورتوں کو یہ ہدایت ہے کہ چھ سے آٹھ گھنٹے پہلے کچھ کھایا پیا نہ ہو۔ اور کچھ دیر پہلے ۵ - ۶ گلاس پانی پیا ہو اور اس کے بعد پیشاب نہ کریں۔

یہ الٹراساؤنڈ کلینک دارالنصر غربی میں پہاڑی کے جانب مشرق واقع ہے۔

یاد رفتگاں

محترم صوفی عبدالمجید صاحب

محمود مجیب اصغر

الفضل کے ۲۴ فروری ۱۹۹۰ء کے شمارہ میں مکرم ڈاکٹر قاضی برکت اللہ صاحب کے مضمون سے محترم صوفی عبدالمجید صاحب (میرپور آزاد کشمیر) کی وفات کا علم ہوا موصوف سے میرا بھی کچھ تعلق رہا ہے اور ان کی بعض منفرد اور امتیازی خوبیوں کا افادۂ عام کے لئے ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں۔ ۱۹۷۵-۷۶ء میں ملازمت کے سلسلہ میں میرا قیام میرپور آزاد کشمیر میں تھا۔ جہاں موصوف نے ہمارے محکمہ کے لیے دفتر اور رہائش اور میرے لیے بھی رہائش کرایہ پر لے کر دی۔ محترم صوفی عبدالمجید صاحب اس وقت میرپور جماعت احمدیہ کے صدر تھے اور ان کا گھر ہی گویا جماعت میرپور کا مرکز بنا ہوا تھا وہیں نمازیں بھی ہوتیں جمعہ بھی پڑھا جاتا اور رمضان المبارک کے مہینہ میں نماز تراویح بھی ہوتی تھی احمدی احباب کی مہمان نوازی کا خلق بھی وہیں زندہ کیا جاتا تھا ہر دوست کے ساتھ نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آتے اور خواہ وہ کھانا کھا کر آیا ہو یا ابھی اس نے کھانا کھانا ہو محترم صوفی عبدالمجید صاحب نے اسے ہر صورت میں کھانا کھلانا ہے اور اس کی مہمان نوازی کرنی ہے نہایت منکسر المزاج تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھتے تھے بعض اوقات سنایا کرتے تھے کہ ایران میں کسی سروس کا مسئلہ درپیش تھا اور وہاں کے لیے SELECTION بلکہ متعلقہ افراد تک رسائی بظاہر ناگزیر تھی اس صورت حال میں وہ رات کو باہر نکل گئے اور کسی قبرستان کے قریب اللہ کے حضور سجدہ میں گر گئے اور سر اس وقت اٹھایا جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامیابی کی نوید مل گئی اور پھر اگلی صبح غیر معمولی طور پہ ان کا کام بن گیا اور چند سال ایران میں گزار آئے وہاں سے غالباً واپسی پہ منگلا میں سروس کی اور میرپور میں آباد ہو گئے۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے جانشینوں کے ساتھ ان کو غیر معمولی محبت تھی کچھ عرصہ انہوں نے حضرت فضل عمر اللہ ان سے راضی ہو کے ساتھ گزارا اور حضور کے اخلاق فاضلہ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ حضرت فضل عمر کے بعض نجی واقعات سنایا کرتے تھے اور پھر ان کی یاد میں تڑپتے تھے حضرت نافلۂ موعود پر بھی دل وجان سے فدا تھے اور حضرت فضل عمر کے زمانہ میں ان کے ساتھ بعض ڈیوٹیوں کا بھی ذکر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ کہنے لگے کہ کار چلانے کی ڈیوٹی پہ ایک مرتبہ وہ حضرت نافلۂ موعود کے ساتھ لاہور گئے اور غالباً سیلاب تھا یا بارش تھی اور سڑک کے ایک حصہ پر بہت پانی کھڑا ہوا تھا۔ اور پانی اتنا گہرا تھا کہ ٹرک ڈرائیور بھی پانی عبور کرنے سے گریز کرتے تھے اور کار کا اس پانی میں سے پار نکل جانا ناممکن تھا۔ لیکن حضرت نافلۂ موعود نے دعا کے ساتھ صوفی صاحب کو کار پانی میں ڈالنے کے لیے کہا اور اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح

باقی ص۷ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل ربوہ کشتی رانی ٹورنامنٹ

مجلسِ صحت مرکزیہ کے زیر اہتمام کشتی رانی کا آل ربوہ ٹورنامنٹ مورخہ ۱۱-۱۲، مارچ ۱۹۹۰ء دریائے چناب میں ریلوے پل کے قریب منعقد ہوا۔

ٹورنامنٹ کا افتتاح مورخہ ۱۱، مارچ ۱۹۹۰ء کو ساڑھے چار بجے شام مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے فرمایا۔

اس ٹورنامنٹ میں ربوہ کی چار ٹیموں نے حصہ لیا۔ انفرادی مقابلے بھی ہوئے۔ مقابلوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ پانچ رکنی ٹیم ۸۰۰، میٹر کی دوڑ
۲۔ تین رکنی ٹیم ۴۰۰، میٹر کی دوڑ
۳۔ سنگل ۴۰۰، میٹر کی دوڑ
۴۔ سنگل ۲۰۰ میٹر کی دوڑ

ان مقابلوں میں کل ۲۷، کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

مورخہ ۱۲، مارچ ۱۹۹۰ء کو شام ۵، بجے تقسیم انعامات کی کارروائی منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمانِ خصوصی مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد تھے۔ مہمانِ خصوصی کی دریا پر تشریف آوری کے بعد تین فائنل دوڑیں ہوئیں۔ بعد ازاں تقسیم انعامات کی کارروائی منعقد ہوئی۔

صدر کشتی رانی مجلسِ صحت مرکزیہ مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ربوہ میں کشتی رانی کے کھیل کا از سر نو آغاز مجلس صحت کی سرپرستی سے ہوا۔ قریباً ۱۲، سال تک بعض وجوہات کی بنا پر یہ کھیل بند رہا۔ اب قریباً چھ سال سے یہ کھیل باقاعدگی کے ساتھ جاری ہے۔ ربوہ کی ٹیموں نے پنجاب اولمپک گیمز اور پنجاب انٹر ڈویژنل ٹورنامنٹوں میں شرکت کر کے بہت سے اعزازات حاصل کئے ہیں۔ جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ ہمارے کھلاڑی ۱۸، سونے کے تمغے۔ ۸، چاندی کے تمغے اور ۲۴، کانسی کے تمغے جیت چکے ہیں۔ اسی طرح پنجاب یونیورسٹی میں اوّل اور دوئم پوزیشن حاصل کر چکے ہیں۔ ۱۹۹۰ء میں منعقد ہونے والے چند مقابلوں کا ذکر کرتے ہوئے محترم صابر صاحب نے بتایا کہ جنوری ۱۹۹۰ء میں پنجاب انٹر ڈویژنل مقابلہ جات منعقدہ دریائے چناب ملتان میں دس کھلاڑیوں نے کانسی کے تمغے حاصل کئے اور فروری ۱۹۹۰ء میں پنجاب یونیورسٹی میں پانچ رکنی ٹیم نے دوئم پوزیشن حاصل کی اور سنگل ۲۰۰، میٹر کی دوڑ میں بھی دوئم پوزیشن جیتی۔

ٹورنامنٹ کے نتائج

۱۔ ۵، رکنی ٹیم ۸۰۰، میٹر کی دوڑ

اوّل ٹیم:۔ عقیل احمد، سعید احمد، اعجاز احمد، فرید احمد، راجہ مقصود احمد۔
دوئم ٹیم:۔ قیوم نعیم۔ عبدالقدوس، محمد افضل بٹ، عبدالمنصور، فیصل ظفر۔

۲۔ ۳، رکنی ٹیم ۴۰۰ میٹر کی دوڑ

اوّل ٹیم:۔ راجہ مقصود احمد، محمد اظفر بھٹی، فرید احمد۔
دوئم ٹیم:۔ شہباز احمد، شفیق احمد، نعیم احمد۔

۳۔ سنگل ۲۰۰، میٹر دوڑ

اوّل:۔ محمد افضل بٹ۔
دوئم:۔ قمر احمد۔

۴۔ سنگل ۴۰۰، میٹر دوڑ

اوّل:۔ ملک عبدالباسط
دوئم:۔ محمود احمد

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے کھلاڑیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کھیل سے انسان کی ذہنی اور جسمانی صحت میں نکھار پیدا ہوتا ہے اور انعامات جیت کر عزت اور وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ خطاب کے بعد آپ نے اوّل اور دوئم آنے والی ٹیموں اور کھلاڑیوں کو انعامی کپ اور سندات عطا فرمائیں۔ اسی طرح ٹورنامنٹ کے انتظامات کرنے والے منتظمین کو بھی کپ اور سندات سے نوازا۔

دُعا کے ساتھ ٹورنامنٹ کا اختتام ہوا۔

(ملک عبدالباسط سیکرٹری آل ربوہ کشتی رانی ٹورنامنٹ)

اِک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے ربّ الوریٰ

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۳۹۲:۔ میں فضیلت بیگم زوجہ نیک محمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت 1970ء ساکن نیو شاد باغ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی -/۱۵۰۰ روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ فضیلت بیگم زوجہ نیک محمد مکان نمبر ۷ گلی نمبر ۲۔ نیو شاد باغ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد رمضان۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری خدا بخش۔

مسل نمبر ۲۷۳۹۳:۔ میں نیک محمد ولد نجیب الدین قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء ساکن نیو شاد باغ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۵-۱۹۵۹ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان نمبر ۷ گلی نمبر ۲ برقبہ ۵ مرلہ جہانگیر پارک نیو شاد باغ لاہور مالیتی -/۱،۵۰،۰۰۰ روپے (۲) ایک پلاٹ برقبہ ۱/۲ ۶ مرلہ نصرت آباد کالونی نزد ربوہ -/۸،۰۰۰ روپے (۳) ۵ ایکڑ زرعی زمین جو سیم زدہ ہے واقع کوٹ اڈو ضلع مظفر گڑھ مالیتی اندازاً -/۱۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ سات صد روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نیک محمد مکان نمبر 7 گلی نمبر 2 نیو شاد باغ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد رمضان گواہ شد نمبر ۲۔ محمد یعقوب شیر شاہ روڈ لاہور۔

بقیہ از صفحہ ۶ سے آگے

مدد فرمائی کہ کار جیسے تیرتی ہوئی سب لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال کر پانی کے اس پار صحیح سلامت نکل گئی۔

حضرت صوفی عبدالمجید صاحب پڑھے لکھے لوگوں کی بالخصوص بہت قدر کرتے تھے تاریخ احمدیت اور سلسلہ کی اکثر کتب ان کے پاس ہوتی تھیں اور زیادہ دنیوی لحاظ سے پڑھے لکھے نہ ہونے کے باوجود مطالعہ کرتے رہتے اور جماعت کی تعلیمات اور حالات سے خوب آگاہ تھے۔ اور نئی نسل کو آگاہ کرتے رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا رہے اور ان کے اہل وعیال کا حافظ وناصر ہو اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چل کر ان کی طرح جماعت کا ایک ستون بننے کی توفیق دے اور اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔

حبوبِ مفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام -/۱۵ روپے
۶۰ گرام -/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔

۱۔ مسز محمودہ بشیر بٹر والدہ ساجد شاہد بٹر آف نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ ۱۴۰۰/-
۲۔ کریسنٹ جنرل سٹور ریل بازار اوکاڑہ ۵۰/-
۳۔ شیخ سرفراز احمد صاحب حق بازار اوکاڑہ ۲۰/-
۴۔ لبنیٰ عالیہ بنت چوہدری عبدالرحیم مجاہد مکان ۱۹/۸ حسین آباد کالونی ساہیوال شہر ۲۰۰/-
۵۔ محمد یٰسین خان صاحب دارالعلوم غربی ربوہ ۵۰/-
۶۔ چوہدری عطاء اللہ صاحب جماعت احمدیہ جوڑا ضلع قصور ۵۰/-
۷۔ مقصود احمد صاحب C/O طاہر ڈسپنسری ریلوے روڈ سکرنڈ ۵/-
۸۔ ایک دوست نے ۳۰/-
۹۔ محترمہ نواب بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ والدہ چوہدری محمد انور صاحب باجوہ ربوہ ۱۰۰/-
۱۰۔ باسل سعید صاحب پیپلز کالونی وہاڑی ۵۰/-
۱۱۔ وسیم احمد صاحب 19/E.B ضلع وہاڑی ۲۰/-
۱۲۔ کرنل ڈاکٹر الطاف الرحمٰن صاحب راہوالی کینٹ ۱۰۰/-
۱۳۔ چوہدری خالد محمود صاحب بٹر ابن چوہدری محمد شریف صاحب بٹر نارنگ منڈی ۵۰/-
۱۴۔ مرزا حفیظ الرحمٰن محمود صاحب مرکزی سیکرٹری مال کراچی ۲۰۰/-
۱۵۔ کرنل بشارت احمد صاحب لاہور ۱۰۰/-
۱۶۔ مبارکہ خاتون صاحبہ بیگم ڈاکٹر رشید احمد صاحب ناروے ۱۰۰/-
۱۷۔ سیکرٹری مال جھنگ صدر پروفیسر محمد اکرم صاحب ۱۲۵/-
۱۸۔ ملک منصور احمد صاحب پلاٹ ۱۱ بلاک ۱۴ ٹاؤن شپ لاہور ۵۰/-
۱۹۔ ممتاز ظفر اللہ صاحبہ ۴۹/۵۱ مری روڈ راولپنڈی ۵۰/-

کیوریٹو ٹائم
CURATIVE TIME
برائے رمضان المبارک
کیوریٹو کلینک و دفاتر صبح ۷ بجے سے ۲ بجے دوپہر تک کھلے رہیں گے۔ جمعۃ المبارک کو تعطیل ہوگی۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ
فون: ۷۷۱ ، ۶۰۶ ، ۶۰۷

فروخت مکان
بیت التوحید حلقہ شالامار ٹاؤن لاہور کے نزدیک گیس۔ پانی۔ بجلی۔ دو کمرے۔ برآمدہ باورچی خانہ۔ بالاخانہ۔ بیٹھک وغیرہ قابل رہائش برائے فروخت ہے۔
رابطہ: ۱۰۔ راوی بلاک اقبال ٹاؤن۔ لاہور
فون نمبر ۴۴۷۷۳۸۔ ربوہ فون نمبر ۵۶۲

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
• گوجرانوالہ فون ۴۸۸۴۴ • ربوہ فون ۹۰۶
• قلعہ کالروالہ • ملتان • کراچی

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون گھر: ۴۳۱، آفس: ۵۲۱

خبریں

ملکی خبریں

○ جھنگ شہر میں جمعہ کے روز بم کا دھماکہ ہوا جس سے ۳ افراد جاں بحق اور ۱۸ زخمی ہوگئے۔ اس دھماکے کے بعد شہر کی صورت حال ایک بار پھر سخت کشیدہ ہوگئی ہے۔ دھماکے کے بعد شہر کے مختلف حصوں میں مخالف گروپوں کے درمیان فائرنگ ہوتی رہی۔ مشتعل ہجوم نے بم کے دھماکے کے ذمہ دار ہونے کے شبہ میں ایک نوجوان کو ہلاک کر دیا۔ شورکوٹ اور جھنگ میں مکمل ہڑتال رہی۔ تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے۔ حکومت نے ڈپٹی کمشنر جھنگ چوہدری محمد سلیم کو فوری طور پر تبدیل کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے آئین میں آٹھویں ترمیم اور سینیٹ کے انتخاب کے خلاف اپیلیں باضابطہ سماعت کے لئے منظور کرلی ہیں۔

○ تحریک عدم اعتماد کے دنوں میں اپوزیشن کا ساتھ دینے والے تین قبائلی ایم۔ این اے پھر وفاقی حکومت سے مل گئے ہیں تینوں اراکین نے لاہور میں ملنے والے پلاٹ بیچ دیئے ہیں ان کو مزید مراعات دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے صدر اور سینیٹ کے چیئرمین کے انتخاب کے خلاف درخواست ابتدائی مرحلے میں ہی خارج کر دی۔

○ دریائے چناب میں سیلاب سے جھنگ کے ۵۰ دیہات زیر آب آگئے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ ان کے دروازے پی پی پی کے لئے کھلے ہیں۔

○ سینیئر وفاقی وزیر بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان کشمیر کے مسئلے پر بھارت سے جنگ نہیں چاہتا۔

○ حیدر آباد میں شہر کے مختلف حصوں میں اندھا دھند فائرنگ سے تین افراد ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

○ چکوٹھی کے مقام آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کی سرحد پر پاکستانی اور بھارتی افواج کے درمیان مسلسل فائرنگ کئی روز سے جاری ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے ۶ افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ ان میں کالعدم ریاستی اسمبلی کا ایک رکن میر غلام مصطفےٰ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کا ایک لیڈر اور صحافی محکمہ بجلی کا ایک ہندو انجینئر انٹیلی جنس کا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ایک بزنس مین شامل ہیں۔ رکن اسمبلی کو پہلے اغوا کیا گیا تھا۔ اور اس کے بدلے اپنے دس ساتھیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا۔ حریت پسندوں کے ایک اور گروپ نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ یہ شخص انٹیلی جنس کا ایجنٹ تھا اسلئے اسے مقدمہ چلا کر پھانسی دے دی گئی۔

○ باخبر ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ کشمیری حریت پسندوں کے خلاف کارروائیاں کرنے کیلئے صدر نجیب نے افغانستان سے اپنے کمانڈوز بھیج دیئے ہیں۔

○ سری لنکا سے بھارتی فوج کا آخری دستہ بھی واپس چلا گیا ہے۔ بھارت نے قریباً پونے تین سال قبل اپنی فوج سری لنکا میں داخل کی تھی۔

○ یاسر عرفات بین الاقوامی مفاہمت کا نہرو ایوارڈ لینے کے لئے نئی دہلی پہنچ گئے۔

○ امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ لتھوانیا کے خلاف روس نے اگر طاقت استعمال کی تو اس کا نتیجہ الٹ ہوگا۔

○ چین کے وزیر خارجہ بھارت کا چار روزہ دورہ مکمل کر کے وطن واپس آگئے۔

پیش